© rasailojaraid.com

نظرات

مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے : اگر میرے اختیار میں ہو تو دارالعلوم دیوبند سے فراغت کی سند حاصل کرنے کے لئے یہ شرط بھی لگا دوں کہ فارغ التحصیل کم از کم چھ مہینہ کے لئے یورپ میں گھوم آیا ہو" اس سے مولانا کا مقصد یہ تھا کہ ایک عالم دین کو ارشاد و ہدایت کا جو فرض انجام دینا چاہیئے، موجودہ زمانہ میں کوئی عالم یہ فرض کما حقہ اس وقت تک ادا نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں گھوم پھر کر انسانی معاشرہ میں جو عظیم انقلاب ہوا اور اس کی وجہ سے جو نئے نئے مسائل پیدا ہو گئے ہیں ان سب کا جائزہ بصارت اور بصیرت کے ساتھ نہ لے، دراصل یہی وہ ضرورت ہے جس کی وجہ سے درمختار میں قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا گیا ہے :-

من لم یکن عالما باحوال زمانہ لم یجز لہ الفتیا۔ جو شخص اپنے زمانہ کے احوال سے واقف نہ ہو اس کے لئے فتویٰ دینا جائز نہیں ہے۔

ترقی یافتہ ممالک میں جا کر مزید برآں یہ فائدہ بھی ہوتا ہے کہ دنیا میں کوئی قوم اکثریت میں ہو یا اقلیت میں، کس طرح اپنی تعمیر کرتی ہے، وہاں کس طرح ہر شخص بولتا کم اور کام زیادہ کرتا ہے۔ محنت اس طرح کرتا ہے کہ کام کے اوقات کا ایک منٹ ضائع نہیں کرتا۔ اپنا فرض منصبی ادا کرنے میں سستی، کاہلی، بے ایمانی اور بد دیانتی کو دخل نہیں دیتا۔ پھر کام چھوٹا ہو یا بڑا اسے کسی کام میں عار نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں وہ یہ بھی دیکھتا ہے کہ ان ممالک میں انسانی فلاح وبہبود، اپنی قومی روایات، علم و ادب، صنعت و حرفت اور مذہب و تعلیم ان سب کی ترقی کے لئے کیسی اعلیٰ سے اعلیٰ تنظیمات اور ادارے ہیں جو بڑے خلوص اور شفقت کے

© rasailojaraid.com